مالک میں تجھ سے بہت شرمندہ ہوں

توُنے مجھے زندگی دی، آنکھوں کی بینائی دی — رزق بھی بخشا، راتوں کو سکون و نیند بھی دی
توُنے مجھے عزت بخشی، نعمت کا خزانہ دیا — گھر کو سکون، دل کو چین، اور جینے کا بہانہ دیا
پھر بھی میں تیرے در سے دور ہوتا ہی گیا — میں غیروں کے در جھکتا رہا، اور تجھ کو بھلاتا گیا
توُنے دی مجھے صحت، اور دولت بھی عطا کی — دنیا کے فریب میں کھو کر، اپنی حقیقت گنوا دی

صحت بھی دی، دولت بھی دی، عزت بھی عطا کی
میں دنیا میں کھو بیٹھا، میں نے اپنی اصل ہی گنوا دی

حکم تھا نبیؐ کا، ٹوٹے دلوں کو جا کر سنبھال — غمزدہ دلوں کا بن سہارا، بن رحمت کی ڈھال
رزق دیا وافر توُنے، فاقہ زدوں کا خیال نہ کیا — تیری نعمت کھا کر بھی، شکر نہ تیرا کبھی ادا کیا
جو کل شام تھا زندہ، وہ دنیا کو چھوڑ کر چلا گیا — صبح جب آنکھ کھُلی، پھر بھی تیرا شکر نہ ادا کیا
دنیا کی رونق میں کھو کر، میں نے تجھے بھُلا دیا — تیرے در سے دوری نے دل کو میرے رُلا دیا

صحت بھی دی، دولت بھی دی، عزت بھی عطا کی
میں دنیا میں کھو بیٹھا، میں نے اپنی اصل ہی گنوا دی

جب بھی میں گرنے لگا، توُنے مجھے سنبھال لیا — میں ہی اپنی سرکشی میں تجھ سے منہ موڑتا چلا گیا
اب رات کی خاموشی میں جب تنہائی جاگتی ہے — دل ندامت سے بوجھل، آنکھ اشکبار ہو جاتی ہے
روز یہی کہتا تھا، کل تیری چوکھٹ پہ آؤں گا — دن گزرتے ہی گئے، میں تجھ سے اور دُور ہوتا گیا
میرے گناہ معاف کر، مجھ کو خود سے دور نہ کر — روزِ جزا شرمندگی سے جھکنے نہ دینا میری نظر

صحت بھی دی، دولت بھی دی، عزت بھی عطا کی
میں دنیا میں کھو بیٹھا، میں نے اپنی اصل ہی گنوا دی

جو کچھ توُ جانتا ہے، اگر لوگ بھی جان لیتے — شاید سبھی مجھ سے اپنے رشتے ہی توڑ لیتے

میرے عیبوں پر تو نے ہمیشہ پردہ ڈالے رکھا، ورنہ دنیا والوں نے مجھ کو کب کا چھوڑ دیا ہوتا

پھر بھی تو مجھ پر مہربان رہا، مہلت دیتا ہی رہا سمجھ بھی دی، مجھ کو راہِ ہدایت بھی دکھاتا رہا

تو میرے ہر عیب کو اپنے فضل سے چھپاتا رہا مری بکھری زندگی کو اپنے کرم سے سنوارتا رہا

جب تیری عطا کو دیکھتا ہوں، محبت میں تری تڑپتا ہوں

جب تیری وفا کو دیکھتا ہوں، میں بے اختیار روتا ہوں

میں جانتا تھا کہ ہر آن تو مجھ کو دیکھ رہا تھا پھر بھی میں نے ہر بار غلط راہ کو ہی چنا تھا

مالک میں کس منہ سے تیرے حضور آؤں، تُو نے سب کچھ دیکھا ہے، اب کس سے مکر جاؤں

ساری زندگی تُو نے مجھ پہ درِ رحمت کھلا رکھا پھر بھی میں بار بار تیری نافرمانی کرتا ہی چلا گیا

تو میرے ہر اک گناہ سے خوب واقف ہے، تو اپنے ہر فرمان سے میری حکم عدولی کا شاہد ہے

جب تیری عطا کو دیکھتا ہوں، محبت میں تری تڑپتا ہوں

جب تیری وفا کو دیکھتا ہوں، میں بے اختیار روتا ہوں

کھڑا ہوں تیرے حضور، شرمندہ و خوف زدہ شرم سے نظر اُٹھتی نہیں، دل ہے ندامت سے بھرا

مالک تُو نے ہر پل مجھ پہ اپنا درِ رحمت کھلا رکھا ناخلف پھر بھی ہر پل تیری نافرمانی کرتا ہی رہا

میں شرمندہ ہوں، مالک! بہت شرمندہ ہوں تُو نے میرا ہر گناہ دیکھا، میں بہت شرمندہ ہوں

میرے گناہ معاف کر، مجھے خود سے دور نہ کر روزِ محشر، شرمندگی سے نہ جھکنے دے میری نظر

جب تیری عطا کو دیکھتا ہوں، محبت میں تری تڑپتا ہوں

جب تیری وفا کو دیکھتا ہوں، میں بے اختیار روتا ہوں

تو ہر آن نگہبان تھا میرا، یہ حقیقت میں جانتا تھا پھر بھی گناہ کی راہ چن کر، تجھ سے شرمندہ نہ ہوا تھا

اپنے کیے پر شرمندہ ہوں، بہت شرمندہ ہوں تُو میرے ہر گناہ کا شاہد ہے، تجھ سے میں شرمندہ ہوں

تُو رحمتوں کا مالک، تیری رحمت ہے بے کنار میری توبہ قبول فرما، اور بنا مجھ کو بخشش کا حقدار

جب تیری عطا کو دیکھتا ہوں، محبت میں تری تڑپتا ہوں

جب تیری وفا کو دیکھتا ہوں، میں بے اختیار روتا ہوں

تو محبت کرتا ہے اشک بہا کر لوٹنے والوں سے
جو گناہوں میں عمر گنوا کر لوٹتے ہیں در پہ تیرے

مالک! یومِ جزا تجھ سے کیا عرض کروں گا؟
اشکِ ندامت میں ڈوب کر خاموش کھڑا رہوں گا

اپنے دفترِ اعمال سے اب میرا فرار ممکن نہیں
تیری عدالت میں اب میرا سر اٹھانا ممکن نہیں

سر جھکا ہے شرم سے، ہاتھ بھی خالی ہیں حلیم کے،
میرا دفترِ سجّین بھرا پڑا ہے میرے گناہوں سے

جب تیری عطا کو دیکھتا ہوں، محبت میں تری تڑپتا ہوں
جب تیری وفا کو دیکھتا ہوں، میں بے اختیار روتا ہوں
صحت بھی دی، دولت بھی دی، عزت بھی عطا کی
میں دنیا میں کھو بیٹھا، میں نے اپنی اصل ہی گنوا دی